السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب میں نے گیارہ سال قبل اپنے خاوند سے شادی کی تو اس نے مجھ سے چالیس ہزار ریال قرض حاصل کیا اور قرض حاصل کرنے کے اسٹام پر بھی دستخط کیے اب وہ یہ کہتا ہے کہ عنقریب وہ دوسری شادی کرے گا جس کا معنی یہ ہوا کہ اس کے پاس بہت سا مال ہے تو کیا میں اس سے اپنے مال کا مطالبہ کر سکتی ہوں یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیوی پر کوئی حرج نہیں کہ وہ خاوند سے اپنے مال کا مطالبہ کرے کیونکہ یہ اس کا خصوصی حق ہے لیکن یہاں ہم کچھ امور پر چند ایک تنبیہات کرنا چاہتے ہیں :

1۔ بیوی کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے خاوند پر صرف اس لیے تنگی کرے کہ وہ دوسری شادی کرنا چاہتا ہے۔ اور اصل بات تو یہ ہے کہ لوگوں میں ایک دوسرے کے ساتھ نیکی کے کاموں میں تعاون ہونا چاہیے اور پھر خاوند اور بیوی کے درمیان تو یہ تعاون اور زیادہ ہونا چاہیے۔

2۔ قرض دینے والے کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ تنگ دست مقروض سے اپنے مال کا مطالبہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَن تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ... ﴿٢٨٠﴾ ... سورة البقرة

"اور اگر کوئی تنگی والا ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینی چاہیے اور یہ کہ تم صدقہ کردو تو تمہارے لیے بہت ہی بہتر ہے۔"

2۔ مقروض کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ اس کے پاس قرض ادا کرنے کے لیے رقم ہو اور وہ اپنے قرض کی ادائیگی میں سستی کرتا رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مالدار شخص کا قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔" (مسلم (1564) کتاب المساقاة۔ باب تحریم مطل الغنی وصحة الحوالة)

3۔ ہم اسے بھی جائز نہیں سمجھتے کہ خاوند اپنی بیوی کے مال سے شادی کرتا پھرے، کیونکہ یہ تو اسکے لیے بہت ہی زیادہ تکلیف دہ ہوگا، اسلیے خاوند کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی سے لیا ہوا قرض واپس کرے اور قرض کی ادائیگی کے بعد اگر اس کے پاس اتنا مال بچتا ہے جس سے وہ شادی کر سکے تو کر لے وگرنہ شادی نہ کرے۔ (واللہ اعلم) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ نکاح و طلاق]

ص411

محدث فتویٰ